شوال کے چھ روزے

صيام الستّ من شوال

(باللغة الأردية)

مأخوذ من فتاوى أركان الإسلام

لابن عثيمين رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد خالد سيف حفظہ اللہ

مراجعہ

شفيق الرحمن ضياء اللہ مدنی

ناشر

دفترتعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجاليات ربوہ

رياض- مملکت سعودی عرب

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحیم

شوال کے روزے رکھنے کی افضل صورت

سوال= شوال کے چھ روزوں کے بارے میں افضل صورت کیا ہے؟

جواب= افضل یہ ہے کہ شوال کے چھ روزے عید کے فوراً بعد شروع کردئے جائیں اورمسلسل رکھے جائیں جیسا کہ اہل علم نے فرمایا ہے کیونکہ اتباع پرعمل کی بہترین صورت یہی ہے جسکا حدیث میں اسطرح ذکرکیا گیا ہے.

((ثُمّ أتْبَعَہ ستّاً)) (صحيح مسلم،الصيام،باب استحباب صوم ستّة أيام من شوال،ح:١١٦٤)

"پھراسکے بعد اس نے چھ روزے رکھے-"

اورپھرنیکی کی طرف سبقت کی صورت بھی یہی ہے جس کی نصوص شریعت میں ترغیب دی گئی ہے. اورجس کے سرانجام دینے والے کی ستائش کی گئی ہے.حزم واحتیاط کا بھی یہی تقاضا ہے،جوکمال عبدیت ہے- انسان کوفرصت کے لمحات میسرآئیں توانھیں ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ معلوم نہیں کہ اس انسان کو کس طرح کے حالات پیش آئیں، لہذا فرصت کوغنیمت جانتے ہوئے فوراً نیکی کے کام کرنے چاہئیں اورتمام امورومعاملات میں انسان کویہی طرزعمل اختیارکرنا چاہئے بشرطیکہ وہ نیک اورصالح امورہوں-

سوال= کیا انسان کے لئے جائزہے کہ شوال کے روزے جن دنوں میں چاہے رکھ لے یا یہ ایام متعین ہیں؟ اگرکوئی مسلمان ان دنوں میں روزے رکھ لے توپھرکیا ہرسال اس کےلئے یہ روزے رکھنے فرض ہیں؟

جواب= رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: (من صام رمضان ،ثم أتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر) (صحيح مسلم ،الصيام،باب استحباب صوم ستامن شوال،ح:١١٦٤)

"جوشخص رمضان کے روزے رکھے اورپھراسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تواسنے گویا زمانے بھرکے روزے رکھ لیے"

ان چھ روزوں کے لئے ایام محدود اورمعین نہیں ہیں بلکہ مومن کواختیارہے کہ وہ سارے مہینے میں جسوقت چاہے روزے رکھ لے، مہینے کے ابتدائی یا

درمیانی یا آخری جس حصے میں چاہے روزے رکھ لے. اگر چاہے تومہینے کے مختلف دنوں میں بھی یہ روزے رکھ سکتا ہے. کیونکہ بحمد اللہ اس معاملے میں بہت گنجائش ہے اور اگر جلدی سے مہینے کی ابتدا میں مسلسل روزے رکھ لے تویہ افضل اورنیکی کے کاموں میں سبقت کے باب سے ہوگا- پھر اگر بعض سالوں میں یہ روزے رکھے اوربعض سالوں میں نہ رکھے توبھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ روزے نفلی ہیں ،واجب نہیں-

سوال= جس شخص کے ذ مے قضا کے روزے ہوں ،اس کیلئے شوال کے چھ روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب= نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من صام رمضان،ثم أتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدّھر)

(صحیح مسلم ،الصیام،باب استحباب صوم ستۃ من شوال،ح:١١٦٤)

"جوشخص رمضان کے روزے رکھے اورپھراسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے توگویا اس نے زمانے بھرکے روزے رکھ لئے-"

اگرانسان کے ذمے رمضان کے روزے باقی ہوں اوروہ شوال کے بھی چھ روزے رکھنا چاہے،توکیا پہلے رمضان کے روزوں کی قضا اداکرے یا پہلے شوال کے روزے رکھ لے؟ مثلاً اگرکسی شخص نے رمضان کے چوبیس روزے رکھے ہوں اوراسکے ذمے چھ روزے باقی ہوں اوروہ انکی ادائے قضا سے قبل شوال کے چھ روزے رکھ لے تویہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے ہیں.ایسا تواس صورت میں کہا جا سکتا ہےجب اس نے رمضان کے سارے روزے رکھ لئے ہوں،لہذا جس کے ذمےرمضان کے روزوں کی قضا ہو، اسے شوال کے چھ روزوں کا ثواب نہیں ملے گا-

اس مسئلے کا تعلق علماء کے اس اختلاف سے نہیں ہے کہ جس کے ذ مے قضا کے روزے ہوں کیا اس کے لئے نفل روزے رکھنا جائزہے یانہیں کیونکہ اس اختلاف کا تعلق چھ دنوں کے علاوہ دیگردنوں سے ہے کیونکہ جہاں تک ان چھ

د نوں کا تعلق ہے ،تویہ رمضان کے بعد ہیں اور انکا ثواب اسی صورت میں ممکن ہے کہ رمضان کے روزے پورے کرلئے گئے ہوں۔

سوال= ایک شخص کے ذمے رمضان کے روزے تھے، اس نے قضا ادا نہ کی حتیٰ کہ دوسرا رمضان شروع ہوگیا ،تووہ کیا کرے؟

جواب= ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ (البقرة : ١٨٥)

"توجوکوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہواسے چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جوبیمار ہویا سفرمیں ہوتودوسرے دنوں میں (روزے رکھکر) ان کا شمارپورا کرلے۔"

تویہ شخص جس نے کسی شرعی عذرکی وجہ سے روزے چھوڑے تھے ،اسکے لئے واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں قضا اداکرے اورواجب ہے کہ اسی سال قضا اداکرے اوردوسرے رمضان تک اسے مؤخرنہ کرے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے:

((کان یکون علیَّ الصوم من رمضان فما أستطیع أن أقضیہ إلا فی شعبان))

(صحیح البخاری،الصوم،باب متی یقضی قضاءالصوم،ح:١٩٥٠)

"رمضان کےروزے میرے ذمے ہوتے تھے تومیں انکی قضا اداکرنے کی شعبان کے علاوہ دوسرے کسی مہینے میں استطاعت نہیں رکھتی تھی۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے جلد روزے نہیں رکھ سکتی تھیں،اورانھوں نے جو یہ فرمایا:میں شعبان میں انکی قضا ادا کرنے کی استطاعت رکھتی تھی"

اسمیں اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرا رمضان شروع ہونے سے پہلے قضا کے روزے رکھ لینا ضروری ہے – اگروہ انھیں دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخرکردے تواللہ تعالیٰ کے آگے توبہ واستغفارکرے، اپنے فعل پرندامت کا

اظہار کرے اور قضا ادا کرے کیونکہ تاخیر کی صورت میں قضا کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی لہذا اسے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی خواہ دوسرے رمضان کے بعد ہی ادا کرے ۔واللہ الموفق.

(مأخوذ از فتاوی ارکان اسلام شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ ص،۳۹۸)

ترجمہ: محمدخالد سیف حظہ اللہ- طبع دارالسلام ریاض .

محتاج دعا

abufaisalzia@yahoo.com